

6:22:27





# عالم خیال

جسین

خیال کا ہوت۔ اعمال کے نتائج علمی اور سائنسی  
 دنیا کی سب سے سادہ نہایت ہی مختصر طور پر بیان کر گئے ہیں  
 چٹکا جانا اور غصے کے لئے اس قدر ضروری ہے  
 مستند

اللہ اور محبت میں مصنف جذبات محبت  
 برہمچریہ۔ رقعات محبت۔ وصال حق وغیرہ

۱۹۰۶ء

مستند ختم شدہ تاریخ ۱۹۰۶ء گنج سید آباد کراچی میں

## ضرورت کتب تصوف

اس زمانہ میں مغربِ یس کی اشاعت سے جسکی بنیاد مسیحیت پر ہے علومِ روحانی اور فلسفہ ربانی کی طرف سے روز بروز عدمِ توجہ اور غفلت بڑھتی جاتی ہے اور لوگ بہت تنہا جسم کی ترقی اور حظوظ نفسانی و مادیاتِ قافیہ میں پڑ گئے ہیں۔ اور اصلی مقصدِ پیدائش فوت ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ روزِ قدیم اور مادہ متغیر اور قافیہ ہے۔ انسان اس عالم میں مدھانی آدمی کہتے ہیں اپنے آپ کے پہچاننے کے لئے آیا ہے۔ اگر معرفتِ الہی حاصل نہ ہو تو مقصودِ زندگی فوت ہوا۔ اس لئے ہم نے ان چھوٹی چھوٹی کتابوں اور رسالوں کے طبع کا سلسلہ قائم کیا ہے جن سے فلسفہ الہیات کی نہایت ضروری باتیں پڑھنے والوں کو باسانی معلوم ہو جائیں گے۔ ورنہ زبانِ حق کو اظہار کی لئے گی۔ امید ہے کہ ہمیں اس مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی۔

کیونکہ یہ سبک اس وقت امرِ الہیہ اور فلسفہ الہیہ کے مساوی ہے۔

خدا سگار معلوم ہوتی ہے۔

# عالمی قریب

قریب کی قوت : اعمال کے برے سچ چلی اور بدیہ نگار  
دراں کے ساتھ غایت ہی کے خوب چلن سے  
بنا ہوا اور شرم کے ساتھ ساتھ ضروری ہے  
منصف

مجموعہ فقہاء مسکین بہ نیت و جہاد و سب  
میں اور ان کے ساتھ بہ دماغ کے طور

—

—

میں اور ان کے ساتھ بہ نیت و جہاد و سب  
میں اور ان کے ساتھ بہ دماغ کے طور



[illegible]



[illegible]

واقعیہ اعتراض قابل غور ہے جس کا جواب بھی تک نہیں  
 تھا کہ ہر باطنی اور ظاہری شے کے لئے ایک ہی شے ہوتی ہے  
 علی اللہ تو کمال ہے جو شے کو شے کے طور پر دیکھتا ہے اور اسے  
 جبر سے کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ اور ہر باطن کے لئے کسی  
 شے کا ظہور ناممکن ہے۔ مثلاً جو کچھ ہم سے سرور ہوتی ہے اس  
 سے پہلے اس فعل کا خیال ہمارے دل میں ہوتا ہے اور اس کے بعد  
 یہی ہمارے خیال کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ  
 عورت کا باطنی خیال ہوتا ہے اور یہی ایک خیال ہے کہ عورت ہے  
 اس سے کوئی اور خیال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگرچہ ظاہری عورتیں کسی  
 شے کا وجود نہ رکھتی ہیں۔ مگر اس کا وجود نفس کا خیال یا  
 عالم حیرت سے ملتا ہے۔ مثلاً ہمارے دل میں کہ ایک عورت  
 اس عالم حیرت میں ہے۔ مگر ان کا یہ نفس نہیں ہے۔ یہی  
 ہمارے دل میں پڑا ہوا ہے اور جب تک ہمارا دل صاف ہے۔ تب  
 ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس  
 باطن کے کسی شے کا ظہور ناممکن ہے۔ اور وجود نہیں ہو سکتا۔  
 کی طرح قاضی نہیں ہوتا۔  
 حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ہمارے دل میں ہوتا ہے۔

کہ ہے اور میں کی مادی شہادتیں بھی اس دامن میں کسی قدر ظاہر  
 ہو گئی ہیں کیونکہ خیالی انسان کرتا ہے اس کا وجود عالم مثال میں  
 ضرور ہوتا ہے اس میں روح اعظم فوراً موجود ہوتی جاتی ہے۔  
 پانچ قرآن شریف میں یہ آیت اسی بات کو ثابت کرتی ہے۔  
 اور اسویشہ تخت فیہ من روحی کہ جب قالب یا محل تیار ہوتا ہے  
 تو اس میں فوراً روح اعظم داخل ہوتی ہے۔ اسی مطلب کو حضرت  
 امام ابن عربی قصود الحکم میں تحریر فرماتے ہیں و ہوا تدا۔ و من خلق  
 الحکم الالہیہ انہ ما سے فلا لا ولا یزید فیہ روحا علیا غیر منک  
 البقیۃ فیہ یعنی یہ حکم الہی کی شان (مراصل خطا) ہے کہ جب  
 حق تعالیٰ نے کسی محل کو تبدیل بنایا تو ضرور ہے کہ وہ محل پر  
 الہی کہ قبول کرے اور یہی معنی میں شیخ روح کے۔ اور یہی سبب  
 ہے کہ ہر انبیاء کہ سب کا ایمان اسی بات کو زبان انگریزی میں تحریر  
 فرمائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

اور مادی کام خیالی عالم غیب میں جس و ہوا اپنے تئیں جو اسطرح  
 اور ایک زمین (رستے) ایک صورت اختیار کرتا ہے اور وہ ایک نور  
 و جہر ہوتا ہے۔ اس طرح سے ایک ایسا خیالی پورہ ہوتا ہے جو  
 اور ایک ایسی روشنی ہے اور اس خیالی ہوا و زمین و جہر

اسی ہی طرح اطراف و جوانب اس ہی خیالات سے ایک  
 دنیا پیدا کیا کرتا ہے اور یہ خیالات غور و خیال کرنے والے اور اسکے  
 اطراف و جوانب کے اشخاص پر اسے بڑے اثر والا کرتے ہیں۔  
 ان غمازوں سے بخوبی ثابت ہے کہ ہمارے خیالات جب  
 روزوار ہوتے ہیں تو مادی دنیا پر اثر دیتے ہیں بلکہ خود مادی  
 شکل میں موجود ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم اس حقیقت کو جتنے نہیں  
 اوزہ ہمارے دل کی آنکھیں کھلی ہیں کہ ہم دوسرے عالموں کی  
 سر کریں اور عالم مادی کے باطن کی مخلوق کو دیکھیں۔ سربراہ  
 بیڑ صاحب نے جو خیالات کی تصویریں الہامی ہیں ان سے  
 یہ بات ثابت ہے کہ ہر خیال کی شکل عالم مثال میں بندھ  
 چکی ہے۔ اسی طرح سے انسان کی ہر حرکت و ہر چیز جس کو  
 ہندوؤں کی اصطلاح میں اکاس کہتے ہیں اور ہمارے ہاں اس کو  
 عرش کہہ سکتے ہیں پائی جاتی ہے۔ اس ایک ایسا عنصر

لطیف ہے ہر اتم سے بھی بدرجہا زیادہ انطاف ہے۔  
 اس ہمارے زمانہ میں فوٹو گرافی کے علم نے اس بات کو  
 بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ ہماری ہر آواز ہر عین ہر وہن و ہشی ہے  
 اور اس طرح کچھ آواز ہی نہیں بلکہ ہر حرکت محفوظ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اس کے تحت بہت سی کتبیں  
لیجا سکتی ہیں اور اگر ان کتابیں اسی قوت کا نام ہے جو ہر عمل اور  
بہ فعل کو محفوظ رکھتی ہے چنانچہ سورۃ الفطار میں درج ہے۔  
”وَأَنْ عَلِمَ لَمَّا ظَنَّ أَنْ يَكُونَ عِظْمَيْهِ فَالِقُ الْفَجْرِ“ جس کے معنی  
ہے کہ یہ قرآن مجید ان لوگوں میں سرور رکھنے والے جانتے ہیں جو تم  
کرنے ہو۔ اس طرح بیسیوں آیتیں قرآن میں موجود ہیں جن کے  
نقل کر سنبھکی بیان ضرورت نہیں۔

جب اسے تسلیم کر لیا گیا کہ جو خیالی ہم کرتے ہیں وہ عالم حقیق  
میں ایک وجود کی طرح قائم ہو جاتا ہے۔ تو اب یہ بھی ماننا پڑے گا  
کہ جب ایک شہر کے اکثر آدمی اسی ایک خیال کو پکچائیں گے۔  
تو اسی کثرت سے خیالی وجود عالم مثال میں موجود ہو جائیں گے  
اور وہ سب کشش جذب سے باہم مل جل کر ایک خاص قوت  
اور شکل پیدا کریں گے۔ کیونکہ دنیا میں ہر شے اپنی جنس کی  
ساتھ ملتا جلتا ہے۔ عیساکر فرمایا گیا ہے کہ الجنس یسأل فی الجنس  
اب میں اس مسئلہ کو مثال میں سمجھاتا ہوں مثلاً کسی شہر کے اکثر  
یا سب سے جن کی اعتقاد ایک لاکھ لٹوس ہے۔ مثلاً سبے رونا  
میں۔ تو ان کے خیالات بھی رونا کے متعلق قوی ہیں اور وہ اپنے

دلوں میں راستوں کی نہانگی مختلف تدبیروں سے بجا کرتے ہیں اور  
 ان کے عقلی طرح طرح کے خیالات بکا بار کرتے ہیں۔ تو اب  
 خیال فرمائیے کہ ایک لاکھ آدمیوں کے خیالات کیا کس  
 سمت سے ہوں گے اور یہ کُل خیالات باہر کس شے سے  
 کہ ایک بڑی سیب شکل ڈبیر میں پیدا کروں گے جس کی قوت  
 ہزاروں غوسوں کے برابر والے لئے کے لئے کافی ہوگی۔ اکثر قابل ہونہ  
 امراض وہابی میں بھڑکے دیوی کی طرح کرتے ہیں اور ان کو کھول  
 کے وغیرہ جانور قہریلی دیتے ہیں۔ حقیقت میں یہ عوام الناس اس  
 خیال کی دیوی کی اصلیت سے تو واقف نہیں۔ مگر وہ اصول کے  
 موافق عمل کرتے ہیں اور بوجھا پاٹ سے اس سیب شکل کو راضی  
 کرنا چاہتے ہیں جس کو انھیں کے برے اعمال نے بحیثیت  
 احمقانی پیدا کیا اور جس کا خاصہ مضرت پہنچانے ہی کا ہے

یہ بات بھی یائے ثبات کو پہنچ چکی ہے کہ جب کوئی خیال  
 دہریوں، تہذیب وار ہو چکا ہے تو وہ خارج میں بھی کوئی نہ کوئی شکل  
 اختیار کرتا ہے۔ اس لئے ارتکاب جرم زنا اور اس کے خیالات  
 جو ایک لاکھ آدمیوں سے سرزد ہو رہے ہیں عالم شہادت میں  
 امراض وہابی اور امراض خبیثہ کے جرم یعنی کیڑوں کی مختلف شکلیں

اختیار کرتے ہیں۔ اور ہیضہ۔ طاعون۔ آتشک سوزناک و نفیوں کی  
 مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جن سے ہزاروں آدمی ہر  
 مین۔ علم فرمایا کہ میں ان تمام امراض متعدی کی اصل کیڑے  
 ہیں۔ جو ہوا میں بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ ان مخصوص اوقات سے  
 بخوبی ثابت ہے کہ زنا اور امراض وبائی میں جیسا کہ ملوی سنوی  
 فرمایا ہے ایک گھرا تعلق ہے۔ اہل فلسفہ اوروں کٹر صرف  
 سبب اول ہی کو دیکھتے ہیں۔ اور ان کی نظر کیڑوں ہی تک محدود  
 ہے۔ مگر اہل باطن میٹروں کے اعلیٰ سبب کو دل کی جڑوں میں  
 اچھی طرح دیکھتے ہیں۔ جن کو یہ تاوی خور و بین کبھی دکھانا نہیں  
 سکتی۔ اگر دل کی آنکھوں کے اندھے ظاہر ہی آنکھوں کے  
 اندھوں کی طرح اس امر واقعی سے انکار کریں تو کچھ تعجب نہیں  
 کیونکہ ان میں وہ چشم بصیرت ہی نہیں جن سے دوسرے عالم  
 نظر آتے ہیں۔

زکات اور بارش میں تعلق یہ سب سے کج ایک شہر کے  
 لاکھ آدمی مانتے کرتے ہیں اور خیرات کے عمدہ خیالات  
 ان کے دماغوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ تو وہ بھی اسی کشش  
 جذبہ کی طرف سے زوردار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ بھی مختلف

صوفیوں میں ہاتھ کال بارش۔ اتاج۔ فصل وغیرہ ماؤسی لباس  
 میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بارش کے اسباب  
 حرارت اور بخارات ہیں خیرات کو نہ کر ہو سکتی ہے۔ تو ہم یہ جواب  
 دیں گے کہ حرارت اور بخارات بھی درحقیقت بارش کے اصل  
 سبب نہیں ہیں اس لئے کہ بعض اوقات تمام شہروں میں پانی  
 رستا ہے اور ایک خاص شہر میں نہیں رستا۔ یا یہ کہ بعض وقت  
 حرارت اور بخارات وہ تو پیدا ہوتے ہیں، مگر تمام ملک میں قحط  
 وادش ہوتا ہے۔ حالانکہ جب علت تمامہ موجود ہو۔ تو کیا وجہ کہ  
 مغلل نہ پاپا جائے اور جب علت کے ساتھ سہل پایا نہ جائے  
 تو وہ علت ہی نہیں۔

اب ہم بارش اور زکات یعنی خیرات کے تعلق کو واضح طور پر  
 بیان کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جب کسی شہر کے اکثر آدمی خیرات  
 دیں گے۔ تو ضرور اس کا اس یا عالم برزخ میں یہ خیرات کسی خاص صفت  
 و شکل اور قوت کے ساتھ ہو، رہتگی۔ اور مثالی وجود پر ہوتا ہے۔  
 ماؤسی وجود کے۔ اچھا تو یہ ہے۔ ہر سے خیرات کا ہونا  
 دھجوا کہ اپنی قوت اور نور سے اس ملک پہنچ لائے  
 پھر وہ ان خوشہ بارش ظاہر ہوگی اس کا باران ہے کہ یہی سبب ہو



ہٹا کر روئے گا۔ برخلاف اس کے ہم خیرات کا جو وہ بھی اہل حال  
 میں پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ بھی اسباب بارش کو ختم کرے گا  
 اور بادلوں کو جب وہ اس شہر پر آئیں گے فوراً منتشر ہو کر  
 گر کر روئے گا۔ اور اس طرح سے اگر غور کیا جائے تو نہایت  
 اور بارش کے درمیان میں ایک قومی تعلق پایا جاتا ہے۔  
 اب ہم انفرادی اور اجتماعی خیال کی قوت کو اور پامانہ و صانع  
 سے بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ بات شاید سے  
 ثابت ہے کہ جب کوئی شخص کسی ایک خیال کو خواہ وہ اچھا ہو  
 یا بُرا پکاتا ہے۔ تو اس کے اطراف و جوانب کے لوگ بھی  
 اسی خیال کے ہو جاتے ہیں تو یہ وہ اپنے خیال کو بیان کر کے  
 یا نہ کرے۔ ایک بہادر آدمی کے گھر میں لوگوں کے وہی  
 خیالات بہاوری سے ہوتے ہیں۔ اس کے گھر والوں کے  
 ہیں بشرطیکہ اسکا یہ خیال پسند ہو۔ علیٰ ہذا التیاس ہم ایک شخص کے  
 قومی خیالات کا اثر و سہ و ن پر سب سے نسبت سے ہوتا ہے۔  
 جس قدر کہ وہ خیال روتور وار ہے۔ بدلیٹیل اور سو شعیل راہین جو  
 عوام میں شائع ہوتی ہیں وہ ان کے رہنماؤں اور لیڈروں کے  
 خیالات کا قوی اثر ہیں۔ پادریوں میں یہ دستور ہے کہ وہ کسی

ملک میں بین عیسوی کی اشاعت کے لئے ایک مشن یا جماعت  
 بھجوا کر دیتے ہیں تو مشن روانہ ہونے کے بہت دنوں پہلے  
 پاورپوائنٹ کا ایک گروہ ایک خاص وقت پر ہر روز پیرچ یا کلیف میں  
 جمع ہوتا ہے اور مشن کی کامیابی کی دعائیں مانگتا ہے۔ چند ماہ  
 تک وہ اسی طرح دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ اس کے بعد پنا مشن  
 اس ملک میں بھیجتے ہیں جن کے باشندوں کے لئے انھوں نے  
 دعائیں مانگی تھیں۔ ان دعاؤں کا لازماً سربستہ یہ ہے کہ انکی دعائیں  
 بحیثیت اجتماعی عالم مثال میں ایک وجود مثالی پیدا کر دیتی ہیں  
 اور پھر وہ وجود ذہنی یا خیالی اس ملک کے باشندوں کے  
 دلوں پر چلی کے گاؤں کی طرح جا کر گرتا ہے اور ان کے دلوں کو  
 عیسوی دین کی طرف زور راغب کر دیتا ہے۔ مگر وہ اس مارگو  
 نہیں جانتے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے دلوں پر لوگوں کے  
 اجتماعی خیال کا اثر ہوا ہے۔ اسی طرح سے ہمارے ملکوں میں  
 بھی عام دستہ رہتا ہے کہ جب کسی امیر کو کوئی سخت مشکل درپیش آ جاتی  
 ہے۔ تو وہ رعایا و خلیفہ بہت سے آدمیوں کو جمع کر کے پڑتا ہے۔  
 اور چالیس روز کے اندر اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔ اس کا  
 اصلی سبب یہی ہے کہ خیال کی اجتماعی قوت اس بلا کے وجود پر

نہ ملے تو دیتی ہے جو اس امیر و امیر ہوتی ہے۔

دلالت ہے ہوم نے ان خیالات کی قوت کی نسبت کیا  
خوب فرمایا ہے اشعار۔

نیت و شش باشد خیال اندرون  
تو جہاں سے یہ خیالے میں روان  
بر خیالی صلہ شان و جنگ شان  
وہ خیالے خوشان و جنگ شان

تمام جاوہر و سحر اسی خیال کی قوت پر مبنی ہے جس سے کوئی  
ذہنی عقل اور باہوش آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ میں ہر

ایک شخص اپنے قوی خیال سے دوسروں کو شکست  
دے رہا ہے۔

سے پوشیدہ رہنے میں۔ مگر ان کے خیال کی قوت سے کوئی  
انراف و جوانب کے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ان

خیالات کو بیکسر و غطا یا تصانیف کے تسلیع ہوتے رہتے

حکایت نفس کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کی محنت بہن ملک ہو سکتی  
ہے۔ مگر پھر بھی وہ انفرادی خیال کی قوت کو پورے طور

ثابت کرنے کے لئے خوب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شہر علی بن

کبھی ایک شخص رہتا تھا جس کو قطب وقت سے ملنے کی بڑی  
 آرزو تھی۔ مدقون وہ اس غرض کے لئے مجذوبوں و سالکوں  
 سے ملا۔ اگر کسی سے بھی مطلب ہو رہی نہ ہوگی۔ ایک روز  
 ایک مزیدار نے جس کی خدمت اس شخص نے مدقون کی  
 تھی اس کو بتا دیا کہ قطب زمان اس وقت شہر کے خان بازار  
 میں خر بوز سبج رہا ہے۔ اور اس کا حلیہ یہ ہے۔ تو اس کو  
 جانر دیکھو اور یہ شخص مقصد کی خبر پا کر اس بازار میں گیا اور کھنڈا  
 کر ایک کچھڑا سامنے دیکر اس کے بونے خر بوز سے سچ رہا ہے  
 اور کچھ بے خبری میں دھوئیں سا ہے۔ اس نے پچھلے خر بوز سے  
 پوچھا کہ ان کا مزہ پکتنے کے بعد میں ان میں خریدوں گا۔  
 کچھڑے نے کوئی اعتراض نہ کیا اور وہ شخص کئے خر بوز کو  
 چکے کر اور خراب کر کے واپس آنا۔ پھر چند روز کے بعد اس  
 ریش لئے لیا کہ اب ہی قطب زمان ہے۔ اس نے  
 جیسے میں ہاں پڑا ہے۔ یہ شخص اسی مقام پر گیا جہاں  
 اس کو پتا چلایا تھا۔ دیکھا کہ وہی کچھڑا اس وقت ہشتی جا ہوا  
 ہاں بازار رہا ہے۔ اس شخص نے بھی اس سے پانی مانگا۔ تو  
 کچھڑا نے کہا کہ میں کچھ اور کیا یہ شخص پانی پیر جب وہ پانی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰